

نہیں کچھ سُجھ و زتا رکے پھندے میں گیرائی
 وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمائش ہے
 پڑا رہ، اے دل وابستہ، بتیابی سے کیا حاصل
 مگر پھر تاب زلفِ پُر شکن کی آزمائش ہے
 رگ و پے میں جب اترے زہرِ غم، تب دیکھیے کیا ہو
 ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمائش ہے
 وہ آئیں گے مرے گھر، وعدہ کیسا؟ دیکھنا غالباً
 نئے فتنوں میں اب چرخِ کھن کی آزمائش ہے

۲۔ لغات:
 دار و رسن:
 سولی اور رستا،
 جس سے موت کی
 سزا دی جاتی ہے۔

شرح: مجنوں اور فرہاد کا معاملہ یسائی اور شیریں کے قد اور زلفوں
 تک محدود تھا، لیکن جس مقام پر ہم ہیں، وہاں آزمائش کے لیے سولی اور
 رستا موقوف ہے۔

شتر میں قد کو دار سے اور گیسو کو رسن سے جو تشبیہ دی گئی ہے، وہ
 محتاج تشریح نہیں۔ اصل نکتہ یہ ہے کہ اپنا مرتبہ قیس اور کوہن سے بدرجہا
 بلند تر ثابت کیا یعنی ان کی آزمائش صرف ان کے محبوبوں کے قد و گیسو میں تھی
 ہماری آزمائش دار و رسن میں ہے اور دار و رسن کی منزل قد و گیسو کے مقابلے
 میں ہزار درجہ سخت ہے۔

۳۔ لغات: نیرو: قوت، طاقت
 شرح: فرہاد کے حوصلے کا امتحان تو آگے چل کر ہوگا، ابھی تو
 اُس غریب کی قوتِ بدن آزمائی جا رہی ہے۔